دنیوی مصائب ومشکلات

حقیقت، اسباب، ثمرات

تحریر
شوانہ عبدالعزیز

مترجم
شاہد ستار

تقدیم وتہذیب
ابوعدنان محمد منیر قمر

ناشر
توحید پبلیکیشنز بنگلور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں ! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...........

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشر واشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشر واشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دنیوی مصائب ومشکلات

حقیقت،اسباب ،ثمرات

تحریر

شوانہ عبدالعزیز

مترجم

شاہد ستار

تقدیم وتہذیب واضافہ

ابوعدنان محمد منیر قمر

ناشر

توحید پبلیکیشنز۔ بنگلور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامِ کتاب	دنیوی مصائب ومشکلات ☆ حقیقت، اسباب، ثمرات
تالیف	شوانہ عبدالعزیز
مترجم	شاہد ستّار
تقدیم وتہذیب واضافہ	ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین
طبع اول	۱۴۲۳ھ ، ۲۰۰۲ء
ناشر	توحید پبلیکیشنز، بنگلور، انڈیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	فہرستِ مضامین	۳	12	اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رحمتوں کو حاصل کرنے کیلئے: صبر	۲۶
2	تقدیم	۴	13	احتساب (امیدِ اجر وثواب)	۲۸
3	دنیوی مصائب ومشکلات	۶	14	استرجاع ودُعاء	۲۹
4	دنیوی مصائب ومشکلات: ایک آزمائش وامتحان	۸	15	شِکوہ وشکایت	۳۱
5	اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر یقینِ کامل	۸	16	دنیوی مصائب کا دوسرا پہلو!	۳۲
6	تمہیں تمہاری استطاعت کے مطابق آزمایا جائے گا	۱۲	17	مصائب ومشکلات میں: صرف اللہ ہی کو پکانا	۳۵
7	ہونی ہو کر رہے گی	۱۵	18	آزمائش وسزا میں فرق وامتیاز!!	۴۲
8	مصیبتیں: رحمت کی ایک قسم	۱۸	19	ہر وقت یاد رکھو!!!	۴۴
9	مصائب ومشکلات کی تمنّا نہ کرنا	۲۲	20	دنیا میں عیش کوشی وتنگ دستی پر ایک نظر	۴۴
10	اگر اللہ آسانیاں عطاء کرے۔	۲۴	21	فہرستِ مصادر وماٰخذ	۴۶
11	رحمت یا زحمت؟	۲۵	22	فہرستِ مطبوعاتِ توحید پبلیکیشنز	۴۷

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ ،وَ نَعُوْذُ بِا للّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ أَعْمَا لِنَا، مِنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ ،وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، وَ اَشْھَدُ أَ نَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

اَمَّا بَعْدُ:

قارئینِ کرام !السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ: وبعد:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کوآزمائشوں کی بھٹی میں جھونک کرانکے جوہراور سونے کوکندن بنادیتا ہے۔انکے گناہ مٹاتااورانہیں پاک کرتارہتا ہے۔لہٰذا مؤمن کومصائب ومشکلات میں گھبرانے اور واویلاکرنے کی بجائے صبر کا دامن تھامے رکھنا چاہیئے ،اللہ پرمکمل بھروسہ کرنا چاہیئے اوراپنے گناہوں کے کفّارے کی توقع رکھنا چاہیئے ۔جان ومال،اولادوکھیتی اورفقروخوف میں مبتلا کرکےمختلف طریقوں سے اپنے بندوں کوآزماناسنّتِ الٰہی ہے،جیسا کہ سورۃ البقرہ کی آیت:۱۵۵اورسورۃ الانبیاء کی آیت:۳۵ شاہد ہیں،البتہ اگر یہی مصائب ومشکلات آزمائش نہیں بلکہ گناہوں کے نتیجہ میں ہوں تو بندہ فوراًاللہ کی طرف رجوع کرلے۔جبکہ جرائم پیشہ مسلمانوں اورغیرمسلم لوگوں پرٹوٹنے والے مصائب ومشکلات اسی دنیامیں انکے لئے جزائے عاجل اورفوری سزاہوتی ہیں اورآخرت میں انکاانجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیرِ نظر رسالہ(دنیوی مصائب ومشکلات۔حقیقت،اسباب،ثمرات)انٹرنیٹ سے لئے گئے ایک مقالہ کا اردو ترجمہ ہے۔ مقالہ نگار محترمہ شوانہ عبدالعزیز نے دورِحاضر میں مسلمانوں کو پیش آنے والے مصائب ومشکلات کے تناظر میں قلم اٹھایا ہے۔اوراس موضوع کو وقت کی ایک اہم ضرورت سمجھتے ہوئے ہمارے دوست جناب شاہد ستار صاحب(یوسف بن احمد کانو،الدمام)نے آپ کیلئے اسے اردو کے قالب میں ڈھال دیا ہے۔

فَجزَاھُمَااللّٰہُ خَیرًا.

اصل مقالہ انگلش میں تھااوراسمیں قرآنی آیات اوراحادیثِ نبویہ کےصرف ترجمہ پر ہی اکتفاء کیا گیا تھا،جبکہ اس اردو ایڈیشن میں ہم نے آیات واحادیث کی نصوص بھی ذکر کردی ہیں،جس سے اسکی افادیت میں مزید اضافہ ہوجائے گا۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ

اس رسالہ کی طباعت واشاعت میں جن احباب نے،جس بھی رنگ میں شرکت کی ہے،اللہ تعالیٰ ان سب کوبھی جزائے خیرعطافرمائے اوراسے قارئینِ کرام کیلئے باعثِ استفادہ بنائے۔آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ‘

الخبر ،سعودی عرب — ابوعدنان محمدمنیرقمرنواب الدین

۲۷رمحرم ۱۴۲۳ھ — ترجمان سپریم کورٹ،الخبر وداعیہ متعاون

۱۰راپریل۲۰۰۲ء — مراکزِ دعوت وارشاد،الدمام،الخبر ،الظہران

(سعودی عرب)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دنیوی مصائب ومشکلات

حقیقت، اسباب ، ثمرات

☆

دنیوی مشکلات زندگی کا ناگزیر حصہ اور اللہ کی طرف سے آزمائش ہیں۔

اِن کا سلسلہ معمولی مسائل سے لے کر جان لیوا بیماریوں اور عزیزوں کی جدائی (موت) تک ہے۔اور اِن مشکلات میں بھی مؤمن کی بھلائی موجود ہے۔!!

کافروں کی نظر میں مصائب صرف ایک غیر آرام دہ شئے ہیں۔مگر مؤمن کے لئے آزمائش اور اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کا موقع ہیں۔اگر مؤمن حادثات کا مقابلہ صبر کے ساتھ کرے تو اللہ جو بے انتہا مہربان ہے، اس کو بے حساب اجر عطا کرے گا، اس کے گناہوں کو دھودے گا اور اس کے مقام کو جنت میں بلند کرے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَo الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَo اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَo﴾ (سورۃ البقرہ: ۱۵۵تا۱۵۷)

''اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے دیں۔ جنہیں، جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ
ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ان
پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

اس کے برعکس کافروں کے لئے واقعی گھاٹا ہے، کیونکہ مصیبتوں میں ان کا صبر کرنا ان کے لئے نہ کوئی اس دنیا میں نوازشیں لائے گا اور نہ ہی آخرت کی بھلائی۔

ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ، اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ،وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَالَا يَرْجُوْنَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْماً حَكِيْماً﴾

(سورة النسآء: ۱۰۴)

''ان لوگوں کا پیچھا کرنے سے ہارے دل ہو کر بیٹھ نہ رہو! اگر تمہیں
بے آرامی (تکلیف) ہوتی ہے تو انہیں بھی تمہاری طرح بے آرامی
ہوتی ہے اور تم اللہ تعالیٰ سے وہ امیدیں رکھتے ہو، جو امیدیں انہیں نہیں،
اور اللہ تعالیٰ دانا اور حکیم ہے۔''

پس مناسب طرزِ عمل اور صحیح رویہ مصائب ومشکلات کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ بنا سکتا ہے!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیوی مصائب ومشکلات: ایک آزمائش وامتحان

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا مصیبتوں اور آزمائشوں سے امتحان لیتا ہے۔جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ﴾ (سورۃالانبیآء:۳۵)

''ہم بطریقِ امتحان تم میں سے ہر ایک کو برائی وبھلائی میں مبتلا کرتے ہیں اور تم سب ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

جوکوئی اس امتحان میں کامیاب ہوگا،جنّت اس کا انعام ہوگی۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ (سورۂ آل عمران:۱۴۲)

''کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ تم جنّت میں چلے جاؤ گے،حالانکہ اب تک اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ تم میں سے جہاد کرنے والے کون ہیں اور صبر کرنے والے کون ہیں۔؟''

اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر یقینِ کامل

یہ تو مسلمان کے ایمان کا جُز اور حصہ ہے کہ وہ یہ یقین رکھے کہ ہر چیز جو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے منتخب کرتا ہے؛ برائی یا بھلائی،خوشی یا غم،سب بندے کے فائدے کے لئے ہی ہیں۔اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((عَجَباً لِلْمُؤْمِنِ لَایَقْضِی اللّٰهُ لَه‘ شَیْئاً اِلَّا کَانَ خَیْراً لَه‘ وَلَیْسَ ذَالِکَ لِأَحَدٍاِلَّا لِلْمُؤْمِنِ)) (مسنداحمد وابویعلی) [1]

''مؤمن کا معاملہ بھی تعجب انگیز ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤمن کے حق میں کوئی فیصلہ نہیں فرماتا، مگر اسکی بھلائی کیلئے؛ اور یہ اعزاز سوائے مؤمن کے کسی اور کو حاصل نہیں ہے۔''

اِس حکمتِ اِلٰہی کو پوری طرح سمجھنا کہ ان ساری مصیبتوں کے پیچھے کیا راز ہے؟ یہ انسان کی طاقت سے باہر ہے، کیونکہ ہمارا علم فقط ظاہری معاملات کی حد تک محدود ہے۔ صرف اللہ ہی کو علم ہے کہ آخر میں حالات کیسے بدلیں گے؟ اور بندے کو اس سے کیسے فائدہ پہنچے گا؟ پس، مصیبتیں جو بظاہر بری لگتی ہیں، ہوسکتا ہے کہ آگے چل کر بہت فائدہ مند ہوں۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَعَسٰۤی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰۤی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ﴾ (سورۃ البقرہ:۲۱۶)

''ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو اور دراصل وہی تمہارے لئے بھلی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو اچھی سمجھو، حالانکہ وہ تمہارے لئے بری ہو، حقیقی علم اللہ ہی کو ہے، تم محض بے خبر ہو۔''

اُوپر بیان کی گئی آیت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے کا صاف حکم دے رہی

---

[1] مسلم ۲۲۹۵/۴، حدیث:۲۹۹۹، مسند احمد ۳۳۲/۴، ۳۳۳، ۱۵/۶، ۱۶، دارمی، ابویعلی، الصحیحہ ۲۲۸/۱، حدیث: ۱۴۷، ۱۴۸، صحیح الجامع ۲۳۷/۲، حدیث:۳۹۸۰

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اللہ سمجھا رہا ہے کہ،لوگ اگر چہ قربانیوں کو ناپسند کرتے ہیں،لیکن جہاد تو مسلمانوں کی بھلائی کے لئے ہے۔اگر لوگ جہاد نہ کرئینگے تو دین کے دشمن مسلمانوں کو انکے مذہبی اور دنیوی معاملات میں نقصان پہنچانے میں ان پر بھاری ہوجائینگے۔پس **''حقیقی علم اللہ ہی کو ہے،تم محض بے خبر ہو''**۔

اس لئے مسلمان ہر وقت اللہ سے اچھی امید رکھے اور زندگی کے ہر معاملہ میں اسکے فیصلے اور حکم پر بھروسہ کرے اور یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر مؤمنوں نے اُسی پر کامل یقین رکھا تو اللہ ان کے لئے کافی ہے،جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ،اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ﴾(سورة الطلاق:۳)

''اور جو شخص اللہ پر توکّل کرے گا،اللہ اسے کافی ہوگا۔اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا۔''

قرآنِ کریم ہمارے لئے ،حضرت یعقوب علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ پر مضبوط یقین کی مثال پیش کرر ہا ہے۔یعقوب علیہ السلام کی اولاد بہت خوبصورت تھی۔جب انہوں نے اپنی اولاد کو مصر کی طرف روانہ کیا تو انہوں نے ان کو نصیحت فرمائی اور کہا کہ ہر کوئی الگ الگ دروازے سے مصر(شہر) میں داخل ہو،کیونکہ ان کو(اولاد کے لئے) نظرِ بد کا خوف تھا۔

﴿وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۭ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ﴾ (سورہ یوسف:٦٧)

''اور(یعقوب علیہ السلام) نے کہا:اے میرے بچو!تم سب ایک دروازے سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ جانا، بلکہ کئی جدا جدا دروازوں میں سے داخل ہونا۔ میں اللہ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا۔ حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے۔ میرا کامل بھروسہ اُسی پر ہے اور ہر ایک بھروسہ کرنے والے کو اُسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔''

یعنی میری احتیاط اللہ تعالیٰ کے فیصلہ اور حکم کو نہیں روک سکتی، مگر میں اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتا ہوں کہ جس چیز کو وہ پسند کرے وہی بہتر ہے۔

نبی ﷺ نے وضاحت فرمائی ہے کہ مؤمن کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے حکم یا فیصلے پر راضی رہنا چاہیئے، جب وہ اسے زندگی میں کوئی آسانی اور خوشی عطا کرے تو وہ اُس سے خوش ہو اور اُس پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرے۔ اِسی طرح جب اس کو کوئی مصیبت لاحق ہو تو صبر کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْراً لَه، وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْراً لَهُ)) [۲]

''جب مؤمن کو زندگی میں آسانی دی جائے تو وہ شکریہ ادا کرتا ہے، اور یہی اس کے لئے بہتر ہے۔ اور اگر اسے کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے، اور یہی اس کے لئے بہتر ہے۔''

---

[۲] صحیح بخاری ومسلم، حدیث نمبر: ۲۹۹۹ بحوالہ مختصر تفسیر ابن کثیر للرفاعی ۲۵۰/۴ نیز دیکھیئے تخریج حدیث نمبر ا، کیونکہ یہ اسی حدیث کا آخری حصہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہیں تمہاری استطاعت کے مطابق آزمایا جائے گا

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے حق میں اتنی ہی مصیبتیں اور مشکلات لکھی ہیں، جتنی اس کی استطاعت اور ایمانی قوت ہے۔ یہ نا انصافی ہوتی اگر ہر کسی کو ایک ہی جیسی مصیبت سے آزمایا جاتا اور ناکامیابی پر اسی طرح سزا دی جاتی، کیونکہ کچھ لوگ دوسروں کی نسبت زیادہ صبر کی استطاعت رکھتے ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا انصاف اور اپنی مخلوق پر مہربانی، شفقت اور رحم دلی ہے، جس کی بدولت وہ اپنے بندوں کو انکی استطاعت کے مطابق آزماتا ہے اور اُسی کے مطابق ان کی نافرمانی کے بدلے میں انھیں سزا بھی دیتا ہے۔ قرآنِ کریم میں بار بار اِس بات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ،لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾ (سورة البقرہ:۲۸٦)

''اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لئے اور جو برائی وہ کرے اسکا وبال بھی اس پر ہے۔''

اللہ تعالیٰ کے اس انصاف پسندانہ قانون کے تحت، علماء کرام نے صبر کو فرض قرار دیا ہے۔ اور جب یہ بات طے شدہ ہے کہ حادثات آدمی کو اُس کی استطاعت کے مطابق ہی متاثر کرتے ہیں، تب تو اس شخص میں ضرور ہی استطاعت ہوگی جس سے کہ وہ سختیوں کو برداشت کر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکے اور صبر کرنے والا بن جائے۔اِس کے بعد اُس پر حرام ہے کہ وہ بے صبری کا مظاہرہ کرے، یا انتہائی جوش وغصہ کا مظاہرہ کرے، یا ایسی کوئی حرکت کرے یا بات کہے جس سے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر ناپسندیدگی ظاہر ہورہی ہو، جیسا کہ لمبی دردناک چیخ، کپڑوں کا پھاڑنا، گال پیٹنا وغیرہ۔ جزا کے دن بندے سے اس کی ہر اُس حرکت پر پوچھ گچھ ہوگی جس سے منع کیا گیا تھا اور اس سے بچنے کی بندے میں استطاعت تھی۔امام بخاریؒ و مسلمؒ نے اپنی اپنی صحیح میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے:

((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ بَرِئٌ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ)) [۳]

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم بین کرنے والی، سر منڈوانے والی اور کپڑے پھاڑنے والی عورت سے بری ہیں۔''

ہر اس طرح کے عمل کو علماء کرام نے بالاجماع حرام قرار دیا ہے۔(یعنی کسی مصیبت کے وقت یا کسی عزیز کی موت پر اس طرح کی حرکت کرنے والوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے براءت کا اظہار کیا ہے۔مترجم) پھر بھی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایسی حرکات پر سزا نہیں دیتا جو اسکے اختیار میں نہ ہوں۔مثال کے طور پر کسی کو اپنے آنسوؤں اور اپنے دل کے جذبات پر قابو نہ ہو۔ہوسکتا ہے کہ کوئی اپنے کسی عزیز کے چلے جانے سے یا کسی چیز کے کھو جانے سے، جس سے وہ محبت کرتا ہو، بہت زیادہ غمگین اور دکھی ہوجائے۔اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے آنسوؤں اور دل کے دکھوں کو صحیح طریقہ سے ظاہر کرنے پر انہیں سزا نہیں دیتا۔مگر بندے کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ دماغ سے گزرنے والی ہر برائی کو ناپسند کرے اور زبان کو ایسی ہر بات کہنے سے روکے رکھے، جس سے

[۳] بخاری ۳/۱۳۲ تعلیقاً، مسلم، حدیث نمبر: ۱۰۴، ابوداؤد، حدیث نمبر: ۳۱۳۰، نسائی ۴/۲۰

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے حکم پر ناراضگی ظاہر ہو۔اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے صحابی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی جو کہ بیمار تھے اور آپ ﷺ کے ہمراہ چند صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔اللہ کے نبی ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر رو دیئے اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کو روتے دیکھکر رونے لگے۔اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَ لاَ تَسمَعُوْنَ؟ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَیْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰکِنْ یُعَذِّبُ بِھٰذَا اَوْیَرْحَمُ،وَاَشَارَ اِلٰی لِسَانِہٖ))

''سنو!اللہ نہیں سزا دیتا آنکھوں سے جاری ہونے والے آنسوؤں یا دل پر گزرنے والے دکھوں پر،مگر وہ سزا دیتا ہے اِس کی وجہ سے (اور آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف انگلی سے اشارہ کیا) اور اسی کی وجہ سے رحم کرتا ہے۔''

جب اللہ کے نبی ﷺ کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ اپنی زندگی کی آخری سانسیں لے رہے تھے،آپ ﷺ ان کے قریب گئے اور آپ ﷺ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا:''کیا آپ بھی اے اللہ کے نبی ﷺ!(رو رہے ہیں)''نبی ﷺ نے جواب دیا:**((یَا ابْنَ عَوْفٍ ! اِنَّھَا رَحْمَۃٌ))** ''اے ابنِ عوف رضی اللہ عنہ! یہ رحمت ہے۔''اس کے بعد آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

((اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یُرْضِیٗ رَبَّنَا،وَاِنَّا بِفِرَاقِکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ)) ؎۵

؎۴ صحیح بخاری ۱۴۰/۳۔۱۴۱،صحیح مسلم،حدیث نمبر:۹۲۴

؎۵ صحیح بخاری ۱۳۹/۳۔۱۴۰،صحیح مسلم حدیث نمبر:۲۳۱۵،ابوداؤد،حدیث:۳۱۲۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''آنکھیں روتی ہیں اور دل دکھی ہوجاتا ہے اور ہم کچھ نہیں کہتے سوائے اس کے کہ جو ہمارے رب کو خوش کرے۔ اے ابراہیم! تمہاری جدائی سے ہم غمگین ہیں۔''

ہونی ہو کر رہے گی

اس زمین پر کچھ بھی نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جو لوحِ محفوظ (پریزروڈ ٹیبلٹ) میں درج کیا جاچکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر اس چیز کے متعلق جو کہ مخلوق کے بارے میں ہے لوحِ محفوظ میں درج کر رکھا ہے۔ ذریعۂ معاش، رزق، عمر، اعمال وغیرہ؛ یہ سب مخلوق کی پیدائش سے پچاس ہزار سال قبل ہی درج کر دیا گیا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

((كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَا ئِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ)) [۶]

''اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق کی قسمت کی مقدار زمین اور آسمانوں کی پیدائش سے پچاس ہزار سال قبل سے لکھ رکھی ہے۔''

اسی طرح ہر حادثہ جس سے بندہ دوچار ہوتا ہے، اس کو بھی اللہ نے پہلے ہی مقدر میں لکھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا، اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ﴾ (سورة الحديد: ۲۲۔۲۳)

''نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ (خاص) تمہاری جانوں میں، مگر اس سے

[۶] صحیح مسلم ۲۰۴۴/۴، حدیث: ۲۶۵۳

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں، وہ ایک خاص کتاب (لوحِ محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے، یہ (کام) اللہ تعالیٰ پر (بالکل) آسان ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے (اس سورۃ الحدید کی اگلی آیت میں) مقدّر میں پہلے سے لکھے جانے کی وجہ یوں بیان فرمائی کہ اگر کسی پر کوئی مصیبت آ پہنچے تو وہ مایوس نہ ہو جائے اور نہ ہی کسی چیز کے حاصل کر لینے پر فخر اور غرور کرنے لگے، کیونکہ مصیبت کبھی بھی آن پڑتی ہے اور وہ پہلے سے ہی اس کے لئے متعیّن ہے اور تمام رحمتیں صرف اللہ ہی کی طرف سے ہیں۔ پس جو کوئی چیز، مشکل یا خیر میں سے اسے پہنچے وہ اُس سے ٹل نہیں سکتی تھی اور جو کوئی چیز اس سے ٹل جائے وہ اس تک پہنچ نہیں سکتی تھی۔ یہ عقیدہ، ایمان کا ایک اہم حصہ ہے۔ نبی ﷺ سے پوچھا گیا:

((مَا الْإِيْمَانُ؟))

''ایمان کیا ہے؟''

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْإِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكِتَابِهٖ وَلِقَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَتُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ)) ۷

''ایمان؛ اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، آخرت (اور اچھی و بُری تقدیر) کو ماننے کا نام ہے۔''

اس کے ساتھ ہی بندے کو چاہیئے کہ ایسی باتوں سے بچے کہ اگر میں یہ کرتا تو اس کا انجام ایسا ہوتا یا میں اس حادثہ سے بچ جاتا وغیرہ۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

۷ مختصر صحیح بخاری للزبیدی مع انگلش ترجمہ صفحہ ۷۵، حدیث: ۴۷، صحیح مسلم ۳۰/۱

۸ صحیح مسلم، ۵۶/۸، حدیث: ۶۴۴۱

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((وَاِنْ اَصَابَکَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْاَنِّیْ فَعَلْتُ کَذَا کَانَ کَذَا وَکَذَا وَلٰکِنْ قُلْ: قَدَرُ اللّٰہِ وَمَاشَآءَ فَعَلَ فَاِنَّ "لَوْ" تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ)) ۸

''اور کوئی چیز (مصیبت کی شکل میں) تمہارے پاس آجائے، تو یہ مت کہو کہ، اگر میں ایسا نہ کرتا تو یہ نہ ہوتا وغیرہ وغیرہ، بلکہ یہ کہو: اللہ نے وہی کیا جو ہونا تھا۔ اور تمہارا ''اگر'' شیطان کے لئے دروازے کھولتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ مؤمنوں کے دلوں کو صحیح راہ دکھلائے گا اور انہیں سکون عطاء کرے گا بشرطیکہ وہ قیاس آرائیوں سے بچتے رہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَه‘ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ﴾ (سورۃ التغابن:۱۱)

''کوئی مصیبت اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں پہنچ سکتی، جو اللہ پر ایمان لائے، اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''اللہ کا بندے کے دل کو راہ دکھانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اس کے دل کو یقین عطا کر دیتا ہے۔''

اس سے بندے کو یہ علم ہو جائے گا کہ جو مصیبت اُس تک پہنچ گئی وہ اس سے ٹل نہیں سکتی تھی اور جو مصیبت بندے سے ٹل گئی وہ اس تک پہنچ نہیں سکتی تھی۔ ۹

امام ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: ''کسی مصیبت سے دوچار ہونے کے بعد اگر بندہ یہ ایمان رکھے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم اور فرمان سے ہوا ہے، اور وہ صبر کرتے ہوئے اسے

۹ مختصر تفسیر ابن کثیر ۲۵۰/۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہہ لے اور اللہ تعالیٰ سے جزا کی امید رکھے، تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کی راہنمائی کریگا اور اِس زندگی میں کھوئی ہوئی چیز کے عوض میں اُس کے دل کو نورِ ہدایت سے منور اور اس کے ایمان کو تقویت دے گا۔ اور جو کچھ بندے نے کھویا، اس کی تلافی بھی اللہ تعالیٰ کر دیتا ہے کم از کم اسکے برابر یا اس سے بھی کوئی اچھی چیز عطا کر دیتا ہے۔

مصیبتیں: رحمت کی ایک قسم

مصیبتیں مؤمنوں کے لئے سختیوں کے علاوہ بہت کچھ فائدے بھی لاتی ہیں:

۞ سختیاں مؤمن کو صبر کرنا سکھلاتی ہیں اور اللہ صابرین کو بے حساب انعامات دیتا ہے۔

۞ تکالیف گناہ گار بندے کو اِس زندگی کی سب سے بڑی مصیبت کی یاد دلاتا ہے، جیسے موت، جو اسکو کبھی بھی آسکتی ہے۔ یہ اس کو سخت سزاؤں کی یاد دلاتی ہے، جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے نتیجے میں آسکتی ہیں۔ جب کوئی انحراف کر جائے تو وہ شاذ و نادر ہی کسی چیز کی طرف توجہ کرتا ہے، مگر جب کوئی بڑی مصیبت اس پر حملہ آور ہو جاتی ہے تو وہ اس کو اللہ تعالیٰ کی اور اسکے سخت ترین عذاب کی یاد دلاتی ہے۔

اللہ فرماتا ہے:

﴿وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ (سورة السجده:۲۱)

''بالیقین ہم انہیں قریب کے چھوٹے سے بعض عذاب، اس بڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب کے سوا چکھائیں گے، تاکہ وہ لوٹ آئیں۔‘‘

اسی طرح مصیبتیں، اپنے گناہوں اور ان سے پیدا ہونے والے ہیبت ناک انجام پر غور وفکر کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔ اِس کے نتیجے میں، وہ اپنی غلطیوں کو تسلیم کرے گا اور توبہ کرتے ہوئے اللہ کی طرف لوٹے گا۔ یوں، دنیوی مشکلات گناہگار کے لئے رحمت کا کام کرتی ہیں۔

۞ مومن کے اذیتیں سہنے سے اس کے گناہوں کا بوجھ کم ہوجاتا ہے اور وہ آخرت کے سخت ترین اور ناقابلِ برداشت عذاب سے آزاد ہوجاتا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُوْمِنِ وَالْمُوْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ،وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ)) [10]

’’مصیبتوں کا نزول مؤمن مرد وعورت کے جان ومال اور عیال پر اُس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہوکر اپنے اللہ سے نہ مل جائیں۔‘‘

اِسی طرح ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((مَايُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَاوَصَبٍ وَلَاهَمٍّ وَلَاحَزَنٍ وَلَااَذًى وَلَا غَمٍّ،حَتّٰى الشَّوْكَةُ يَشَاكُهَا،اِلَّا كَفَّرَاللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)) [11]

’’کسی مسلمان کو جب کوئی تھکاوٹ، تکلیف وبیماری، پریشانی وغم، دکھ درد اور کوئی اذیت پہنچتی ہے، حتی کہ جب کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ اسکے بدلے اسکے

[10] ترمذی، مسند احمد، مستدرک حاکم، ابویعلی، بزار–الصحیحة ۳۴۹/۵، حدیث: ۲۲۸۰

[11] صحیح بخاری ومسلم بحواله مشكوٰة بتحقيق الالبانی ۴۸۶/۱، حدیث: ۱۵۳۷

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہ معاف کردیتا ہے۔''

اس دنیا کی مصیبتیں (یا اذیتیں) جھیلنا آخرت کے سخت عذاب کے مقابلے میں بہت ہی کم اور غیر اہم ہے۔مزید برآں جب انسان مرجاتا ہے تو اس دنیا کی اذیتیں ختم ہوجاتی ہیں، مگر آخرت کی سزا دائمی ہے!!! تاہم اللہ تعالیٰ جو انتہائی مہربان ہے، بہت سارے گناہ معاف کردیتا ہے۔ اور وہ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ﴾

(سورۃ الشوریٰ: ۳۰)

''تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہیں، اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرمالیتا ہے۔''

اگر ہمیں اللہ تعالیٰ ہماری ہر برائی اور بدعملی پر سزا دیتا، تو ہر چیز جو اِس زمین پر ہے وہ ساری کی ساری برباد کردی جاتی۔سورۂ فاطر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى، فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا﴾

(سورہ فاطر: ۴۵)

''اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب داروگیر فرمانے لگتا تو روئے زمین پر ایک جاندار کو نہ چھوڑتا، لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ایک میعادِ معیّن تک مہلت دے رہا ہے، سو جب ان کو وہ میعاد آ پہنچے گی، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ دیکھ لے گا۔''

یہ تو اللہ تعالیٰ کی عظیم مہربانی ہے کہ وہ ہمیں ہمارے بہت سارے برے اعمال بخش دیتا ہے اور اُس نے زندگی کی معمولی مصیبتوں کو آخرت کے سخت اور شدید عذاب کے بدلے میں کفّارہ بنا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھا ہے۔اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدِہٖ الْخَیْرَ عَجَّلَ لَہٗ الْعَقُوْبَۃَ فِیُ الْدُّنْیَا،وَاِذَا اَرَادَ بِعَبْدِہٖ الشَّرَّ اَمْسَکَ عَنْہُ بِذَنْبِہٖ حَتّٰی یُوَ افِیُ بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ)) [۱۲]

''جب اللہ اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا چاہے تو اِس زندگی میں ہی اُس کو سزا دے دیتا ہے اور جب وہ اپنے بندے سے انتقام لینا چاہے تو وہ اُس کے گناہوں پر اُس کی گرفت نہیں کرتا ہے اور ان کا فیصلہ حساب کے دن کرتا ہے۔''

❁ مصیبتیں مؤمن میں اطاعت وانکساری پیدا کرتی ہیں۔مثال کے طور پر جب مؤمن بیمار ہوجاتا ہے، وہ اپنی کمزوری اور اللہ کی طرف اپنی ضرورت کو محسوس کرتا ہے اور اس سے اپنی صحت کی دعاء کرتا ہے اور جب اللہ اسے صحت عطا کرتا ہے، تو وہ اُس کیلئے آسانی پیدا کرنے پر اللہ کا شکریہ ادا کرتا ہے اور ساتھ ہی وہ زیادہ سے زیادہ اس کی عبادت گزاری کرنے لگتا ہے۔اگر وہ ہمیشہ کیلئے صحت مند رہتا تو ہوسکتا تھا کہ وہ مغرور ہوجاتا۔اسی طرح اگر وہ ہمیشہ بیمار رہتا تو ہوسکتا تھا کہ اسے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا موقعہ ہی نہ ملتا اور نہ ہی وہ اسکا شکرگزار بنتا۔

یہ اور دنیوی مشکلات ومصائب کے باعث ملنے والی دوسری بہت ساری بھلائیاں سب مل کر مؤمن کیلئے اللہ کی بے حساب رحمتیں بن جاتی ہیں۔اِس کے علاوہ دنیوی مصائب ومشکلات مؤمن میں روحانی ترقی کے لئے بھی ضروری ہیں، کیونکہ یہ اس کو گناہوں سے پاک کرتی ہیں، پرخلوص طریقہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے میں مدد کرتی ہیں، اور اسے دین کو قائم

---

[۱۲] ترمذی، حاکم، طبرانی، شعب الایمان، ابن عدی، صحیح الجامع ۱۱۸/۱، حدیث:۳۰۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے میں مدد دیتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام پیغمبر اور ان کے ماننے والے مصیبتوں پر بھی راضی رہتے تھے۔اللہ کے نبی ﷺ فرتے ہیں:

((اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الصَّالِحُوْنَ،اَنْ كَانَ اَحَدُهُمْ لَيُبْتَلٰى بِالْفَقْرِ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُهُمْ اِلَّا الْعَبَاءَ ةَ الَّتِيْ يَجُوبُهَا،وَاَنْ كَانَ اَحَدُهُمْ لَيَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِالرَّخَاءِ)) [13]

''سب سے زیادہ مصیبتیں پیغمبروں کو پہنچائی گئیں، پھر صالحین کو۔واقعی ان میں سے کسی کو غربت سے اتنا آزمایا گیا کہ وہ کچھ بھی نہ پہن سکے سوائے ایک کُھردرے چُغہ کے،اور وہ لوگ مصیبتوں کو جھیلنے میں اتنے ہی خوش رہتے تھے جیسا کہ تم آرام پانے پر خوش رہتے ہو۔''

دنیوی مشکلات ومصائب کے باعث ملنے والی اِن جیسی بہت ساری بھلائیوں کو جاننے سے مؤمن کو صبر ودلاسہ ملتا ہے اور اسکے لئے اذیتیں جھیلنے میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔

مصائب ومشکلات کی تمنّا نہ کرنا

مناسب طریقہ سے دنیوی مصیبتوں کو برداشت کرنا اور اس کے بدلے میں بہت ساری بھلائیاں،نعمتیں اور آخرت کے عذاب سے چھٹکارا پانے کی تمنّا کرنا روا ہے۔لیکن دنیوی مصیبتیں جو کہ مؤمن کے لئے بہت ساری بھلائیاں حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہیں اسکے

[13] ابن ماجہ،طبقات ابن سعد،مستدرک حاکم،الصحيحة للالبانی ۲۲۶/۱،حدیث:۱۴۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باوجود، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مصائب ومشکلات کی تمنّا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اولاً: اسکی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اسکا بندہ کتنی سختی برداشت کرسکتا ہے اور اسی حساب سے اللہ نے ان کے لئے مصیبتیں متعیّن کررکھی ہیں۔ اوراگر کسی نے زیادہ تکالیف مانگ لیں تو وہ ضرور ہی ناشکری اور نا امیدی میں گھر سکتا ہے! مزید براں یہ کسی کیلئے بھی ممکن نہیں کہ وہ اپنے گناہوں کی سزا اِس زندگی میں جھیلے یا برداشت کرسکے۔ بلکہ، مؤمن کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رحیم وکریم ہونے کا فائدہ اٹھا کر اُس سے معافی مانگے اور اپنے ایمان کی حفاظت کی دعاء کرے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "هَلْ كُنْتَ تَدْعُوْ بِشَيْءٍ أَوْتَسْأَلُهُ إِيَاهُ؟" قَالَ: نَعَمْ. كُنْتُ أَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِيْ الْآخِرَةِ، فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيْقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيْعُهُ أَفَلَا قُلْتَ: اَللّٰهُمَ آتِنَا فِيْ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"، قَالَ: فَدَعَا اللّٰهَ لَهُ. فَشَفَاهُ)) [۱۴]

''اللہ کے رسول ﷺ نے ایک مرتبہ ایک ایسے مسلمان شخص کی زیارت کی جو اتنا کمزور اور دبلا پتلا تھا جیسا کہ مرغی کا چوزہ، اللہ کے نبی ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے خاص دعاء کی یا پھر اللہ سے ایسا کچھ مانگا تاکہ تم اِس طرح ہو جاؤ؟ اُس شخص

[۱۴] صحیح مسلم ۴/۲۰۶۸، حدیث: ۲۶۸۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جواب دیا: ہاں! میں اس طرح کہتا ہوں: ''اے اللہ جو بھی سزا آخرت میں میرے لئے ہے، وہ اِسی دنیا میں مجھے دے دے۔'' اِس کے جواب میں اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ پاک ہے! تم اُس کی سزا کو برداشت نہیں کر سکتے۔ بہتر تھا کہ تم اس کی بجائے یوں کہتے: ''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذابِ جہنم سے نجات دے۔'' ''اس کے بعد آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے اُس کے تندرست ہونے کی دعاء مانگی اور اللہ نے اسے تندرست کر دیا۔''

ثانیاً: مصیبتوں کی تمنّا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی آسانیوں اور درگزاریوں کی صفت سے ٹکراؤ پیدا ہوتا ہے۔ ہمیں یہ تاکید کی گئی ہے کہ ہم اپنی صحتیابی اور درگزاری کیلئے دعاء کیا کریں۔ اللہ جو بلند و بالا ہے، اس نے قرآن میں یہ دعاء سکھلائی ہے:

﴿رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ اِصۡراً كَمَا حَمَلۡتَه‘ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا﴾

(سورۃالبقرہ:۲۸٦)

''اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔''

اگر اللہ آسانیاں عطاء کرے۔۔۔۔

مؤمن کو چاہیئے کہ جب اللہ تعالیٰ اُس کو آسانی عطاء کرتا ہے تو وہ اُس کا شکر ادا کرے، اور کم از کم یہ ہرگز نہ سمجھے کہ یہ سب اس کے تقویٰ اور سچائی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ صرف دنیوی مصائب ومشکلات ہی آزمائش نہیں بلکہ فراغت، دولت اور خوش حالی بھی آزمائشوں کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصّہ ہیں۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً﴾ (سورة الأنبياء: ۳۵)

''ہم بطریق امتحان تم میں سے ہر ایک کو برائی و بھلائی میں مبتلا کرتے ہیں۔''

مطلب یہ ہے کہ ہم تمہارا امتحان لیں گے، کچھ تکالیف سے اور کچھ آسانیوں سے، تا کہ دیکھیں کہ کون شکر گزار ہے اور کون ناشکرا ہے، کون صبر کرنے والا نکلتا ہے اور کون مایوسیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ حضرت علی بن ابوطلحہؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ اللہ تمہارا امتحان لے گا، خیر، شر، مشکلات، کشائش، تنگی دستی، صحت، بیماری، دولت، مفلسی، حلال وحرام، نیکیوں، گناہ اور ہدایت و گمراہی سے۔[۱۵]

رحمت یا زحمت؟

جہاں مصیبتوں کے وقت صبر اور اطاعت مؤمن کے لئے نعمتیں اور رحمتیں لاتے ہیں، وہیں نافرمانی اور بے صبری پر بندے کو اللہ کا قہر، غضب اور سزا اُٹھانا پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْماً ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ)) [۱۶]

''اجر کی مقدار مصیبت کی مقدار کے برابر ہوتی ہے۔ جب اللہ کچھ لوگوں

[۱۵] ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر ۳/۱۵۶

[۱۶] ترمذی و ابن ماجہ، الصحیحة للالبانی ۱/۲۲۷، حدیث: ۱۴۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے محبت کرتا ہے، تو وہ انہیں مشکلات میں مبتلا کر دیتا ہے، جو کوئی اللہ کے
لکھے پر صبر کرتا ہے تو وہ اللہ کی رضاء حاصل کرتا ہے۔ اور جو اللہ کے لکھے پر
ناخوش ہوتا ہے تو وہ اللہ کے غضب وغصّے کا شکار ہو جاتا ہے۔''

تکالیف میں بندے کا سیدھا سادہ رویہ اور صحیح برتاؤ، دکھ میں بھی خوشی حاصل کرنے کے مواقع پیدا کر دیتا ہے اور غموں کو نیکیوں اور اجر میں بدل دیتا ہے!

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رحمتوں کو حاصل کرنے کیلئے

صبر

''صبر'' عربی لفظ ہے اور اسکا لغوی معنیٰ ہے، واویلا کرنے سے پرہیز کرنا، باز رہنا، بچنا اور رکنا (مختار الصّحاح رازی وغیرہ)۔ اور اسلامی اصطلاح میں ''صبر'' کا معنیٰ ہے: اپنے آپ کو نا اُمیدی اور مایوسی سے روکنا، زبانوں کو شکایت کرنے، ہاتھوں کو گالوں پر مارنے اور کپڑوں کو پھاڑنے سے روکنا جبکہ سخت غم اور دباؤ میں ہوں۔ اور جو لوگ 'صبر' کرنے کی خوبی رکھتے ہیں وہ ضرور اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی رحمتوں سے سرفراز ہوں گے۔ اللہ کے نبی ﷺ سے مروی ہے:

((مَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً خَيْراً وَاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ)) [۱]

''کسی کو بھی صبر سے بہتر اور زیادہ ساتھ دینے والی کوئی بھی چیز نہیں دی گئی۔''

اللہ بلند و بالا نے صبر کرنے والوں سے اتنے اجر کا وعدہ کیا ہے جس کو نہ تولا جا سکتا ہے اور نہ ہی

[۱] صحیح بخاری و مسلم بحوالہ صحیح الترغیب والترہیب للالبانی ۳/۳۲۷

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناپا جاسکتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَ هُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (سورۃ الزمر:۱۰)

''صبر کرنے والوں ہی کو ان کا پورا پورا (بے شمار) اجر دیا جاتا ہے۔''

وہ حقیقی صبر جس پر اللہ تعالیٰ نے بغیر حساب کے اجر دینے کا وعدہ کیا ہے، وہ ہے جو مصیبتوں کے شروع ہوتے وقت کیا جائے کہ مصیبت آتے وقت اس کی خبر سنتا ہے اور دل کے غمگین ہونے کے باوجود، نہ وہ ناامید ہوتا ہے اور نہ خوف میں مبتلا ہوتا ہے، بلکہ وہ صبر اختیار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر مطمئن ہوجاتا ہے۔ پہلے جھٹکے کے بعد والا صبر جبکہ غم میں کمی آچکی ہو وہ حقیقی صبر نہیں ہے، کیونکہ صبر کی حقیقی آزمائش تب ہے جب آدمی مصیبت سے رنجیدہ ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى)) [18]

''واقعی صبر صرف وہ ہے جو صدمہ کے آغاز پر کیا جائے۔''

ہر شخص کو چاہتے یا نہ چاہتے ہوئے بھی صبر کا مظاہرہ کرنا ہی پڑتا ہے! سمجھدار شخص وہ ہے جو چاہتے ہوئے صبر کو اختیار کرے اور وہ بھی شروع ہی سے۔ کیونکہ صبر کے فائدوں کو وہ سمجھتا ہے۔ اُس کو اس کا بھی علم ہے کہ صبر کرنے پر اسے جزا ملے گی اور بے صبری میں مبتلا ہوگا تو نکتا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا شکار ہوگا۔ وہ اس بات سے بھی واقف ہے کہ بے صبرا شخص غمگین ہونے سے نہ کھویا ہوا موقعہ واپس لاسکتا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کو بدل سکتا ہے۔ اس کے برعکس بے

[18] صحیح بخاری ومسلم، سنن اربعہ، مسند احمد، صحیح الجامع ۱/۳۴۱، حدیث:۱۶۶۱، ۲/۱۷/۷ حدیث:۳۸۵۷

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقوف آدمی وہ ہے جو صرف تب صبر اختیار کرتا ہے، جب اسکے پاس غمگینی اور شکایتوں کے بعد کوئی دوسرا راستہ باقی نہ بچا ہو، اور یہ صبر اسے کوئی اجر نہیں دلا سکتا۔

❁❁❁

احتساب (امیدِ اجر وثواب)

دکھ اور پریشانی کا خیال کیئے بغیر، ہر مصیبت میں اللہ تعالیٰ سے اجر اور معافی کی امید کے منتظر رہنے کو ''احتساب'' کہتے ہیں۔ احتساب کا اجر صرف جنت ہے، اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ، عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ)) [19]

اللہ تعالیٰ نے کہا ہے: میں جب اپنے کسی بندے کی دونوں آنکھیں چھین لیتا ہوں اور وہ صبر کا مظاہرہ کرتا ہے تو میں اسے انکے معاوضے میں جنت عطا کرتا ہوں۔

ہم فرعون کی بیوی آسیہ کی مثال لے لیتے ہیں۔ انہیں ان کے شوہر نے جو کہ ایک بادشاہ تھا، سختی سے اذیتیں دیں، کیونکہ آسیہ نے اللہ کی توحید کا اقرار کرلیا تھا۔ سخت دکھ میں ہونے کے باوجود، آسیہ اپنے ایمان پر قائم رہیں، بہت زیادہ صبر اور احتساب کا مظاہرہ کیا، اللہ سے دعاء کی اور جنت میں ایک گھر مانگا۔ اللہ تعالیٰ نے انکے واقعہ کو قرآن میں بیان فرمایا ہے:

﴿وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ

---

[19] صحیح بخاری وترمذی بحوالہ الترغیب والترہیب ۳/۳۴۵

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (سورۃ التحریم:۱۱)

’’اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی، جبکہ اس نے دعاء کی کہ اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں مکان بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے۔‘‘

جب انہوں نے یہ دعاء کی تو آسمان کے دروازے اُن کے لئے کھل گئے، اور انہوں نے جنّت میں اپنا گھر دیکھا۔ اور وہ مسکرائیں۔ فرعون نے حکم دیا کہ ایک بہت بڑا پتھر لایا جائے اور آسیہ کو کچل کر مار دیا جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے پتھر گرنے سے پہلے انکی روح قبض کر لی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آسیہ کو انکے صبر و احتساب پر دو نیکیاں عطاء کیں؛ جنت میں گھر اور فرعون کے فریبی منصوبوں سے حفاظت۔ اور وہ قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے ایک مثال بن گئیں۔ (طبرانی)

استرجاع ودُعاء

اللہ تعالیٰ کی ربّانیت کا اظہار کرنا اور اُس کے حکم کی فرمابرداری کا اپنے الفاظ سے اظہار کرنا، جیسے یہ کہنا:

﴿اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰاجِعُوْنَ﴾ (سورۃالبقرہ:۱۵۶)

’’ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔‘‘

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَنَبْلُوَ نَّكُمْ بِشَىْ ءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ

www.KitaboSunnat.com

وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ o الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰاجِعُوْنَ o اُوْلٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُوْلٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴾ (سورۃ البقرہ: ۱۵۵۔۱۵۷)

''اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے، اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیئے۔ جنہیں، جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، میں نے نبی ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

((مَامِنْ عِبْدٍ تُصِیْبُهُ مُصِیْبَةٌ فَیَقُوْلُ:))

''جب کبھی مؤمن پر کوئی مصیبت آتی ہے اور وہ کہتا ہے:''

((اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْراً مِّنْهَا))

''ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! میری مصیبتوں پر مجھے اجر عطاء کر، اور میرے لئے اسکو اس چیز سے بدل دے جو اِس سے بہتر ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور اجر عطا کرتا ہے اور اسے اسکا نعم البدل (پہلے سے بہتر چیز) دے دیتا ہے۔[۲۰]

---

۲۰ صحیح مسلم و مسند احمد، تفسیر ابن کثیر ۱/۲۰۴ ۱۷

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مزید فرمایا:

((فَلَمَّا تُوُفِّيَ اَبُوْسَلَمَةَ،قُلْتُ كَمَا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِيْ خَيْراً مِنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ)) ٢٠

جب ابوسلمہ (میرے شوہر) انتقال کر گئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی ﷺ کی بتائی ہوئی یہ دعاء پڑھنے کی توفیق دی اور اللہ نے ابوسلمہ کے بدلے میں مجھے نبی کریم ﷺ دے دیئے۔

❁❁❁

شِکوہ وشکایت

شِکوہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) پہلی قسم ہے، اللہ تعالیٰ سے شکوہ وشکایت کرنا اور یہ صبر کے منافی نہیں ہے۔اس طرح کے شِکوہ کی بہت ساری مثالیں قرآنِ شریف میں موجود ہیں۔اور انہیں میں سے ایک حضرت یعقوب علیہ السلام کا شِکوہ ہے،جس میں انہوں نے کہا تھا:

﴿قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْبَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ﴾ (سورۂ یوسف:٨٦)

''میں تو اپنی پریشانی اور رنج کی شکائیت وفریاد اللہ ہی سے کر رہا ہوں۔''

(۲) شِکوہ وشکایت کی دوسری قسم وہ ہے جو انسانوں سے کی جاتی ہے۔کبھی اچھے الفاظ میں اور کبھی ٹیڑھے طریقوں سے،جس طرح کہ ہم دیکھتے،اور لوگ مختلف حرکتیں کرتے ہیں۔جیسے کپڑوں کا پھاڑنا،سر کا مونڈنا،ناراضگی کا اظہار کرنا،وغیرہ۔یہ سب صرف اپنا دکھ اور غم ظاہر کرنے کیلئے ہے۔اس طرح کا شِکوہ صبر کے منافی ہے۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ ماننے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی علامت ہے اور اُس پر بھروسے کی کمی کی دلیل ہے۔اس کے علاوہ کوئی بھی اپنی پریشانی یا مصیبت کسی خاص آدمی جیسے قریبی دوستوں وغیرہ کے سامنے بیان کرسکتا ہے۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ نبی ﷺ کی زیارت کیلئے گئے جبکہ آپ ﷺ بیمار تھے۔ انہوں نے نبی ﷺ کو اپنے ہاتھ سے چھوا،اور آپ ﷺ کے بخار کو محسوس کیا۔اور عرض کیا: آپ کو تو شدید بخار ہے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَجَلْ! اِنِّیْ اُوْعَکُ کَمَا یُوْعَکُ رَجُلَانِ مِنْکُمْ)) [۲۱]

''ہاں! میں بخار میں اتنا مبتلا ہوں جتنا تم میں سے کوئی دو آدمی مبتلا ہوتے ہیں۔''

دنیوی مصائب کا دوسرا پہلو!

سابقہ سطور سے یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ دنیوی مصائب ومشکلات ایک امتحان ہیں،ان میں بندے کو چاہیئے کہ وہ صبر سے کام لے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی کرے۔اس کے علاوہ بعض مصیبتیں اور مشکلات ایسی بھی ہوتی ہیں جو مؤمن کے گناہوں اور بدعمالیوں کے نتیجہ میں آتی ہیں۔یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا ہے۔اور بدعمالیوں کو چھوڑنے کی تنبیہہ ہے۔تاکہ بندہ اپنے گناہوں پر نادم ہوکر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔

﴿وَمَا اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ﴾ (سورۃ الشوریٰ:۳۰)

''تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہیں۔''

یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ دنیوی مصائب ومشکلات کی اس نوعیت کو اچھی طرح

---

[۲۱] صحیح بخاری ومسلم بحوالہ صحیح الترغیب ۳/۳۴۰

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھ لیا جائے اور اس پر خصوصی توجہ دی جائے۔ کیونکہ اگر بندہ اللہ تعالیٰ کی تنبیہہ پر توجہ نہ دے تو قرآن شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پچھلی قوموں کو سخت ترین سزائیں دیں، جنہوں نے اللہ کی تنبیہہ کو پسِ پشت ڈال کر حد سے تجاوز کیا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں تباہ ہی کر ڈالا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں کافروں کو ایک ہولناک وخوفناک سیلاب سے سزا دی، اور حضرت ھود علیہ السلام کے زمانے میں سزا کے طور پر ایک ہیبت ناک ہوائی طوفان بھیجنے کا فیصلہ کیا، حضرت صالح علیہ السلام کے زمانے میں ایک تباہ کن زلزلے نے مغروروں کا سر جھکایا اور پھر موت کی نیند سلا دیا، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی زمین کو اللہ تعالیٰ نے الٹا کر دیا اور اُوپر جلی ہوئی کالی مٹّی کے پتھروں کی بارش برسادی۔ پچھلی قوموں کی یہ داستانیں اور دوسرے واقعات ہمیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے برے انجام سے ڈراتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْيُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (سورة النور: ٦٣)

''سنو! جو لوگ حکمِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرتے ہیں، انہیں ڈرتے رہنا چاہیئے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔''

عذاب اور سزائیں کسی بھی شکل میں آسکتی ہیں۔ آج یہ ایسا لگتا ہے کہ نوعِ انسانی کو اس وقت جو سب سے بڑی اور واقعی سزا مل رہی ہے، وہ ہے ایڈز (AIDS) کی بیماری۔ طب کی تاریخ میں یہ پہلی مرتبہ ۱۹۸۰ء کے دھاکے میں ظاہر ہوئی اور یہ دنیا کی سب سے خطرناک وجان لیوا بیماری ہے۔ ایڈز (AIDS) ایسی مہلک بیماری ہے کہ وہ جسم کی قوتِ مدافعت کو کمزور کر دیتی ہے۔ اور اس کو ہر طرح کی وباؤں سے غیر محفوظ بنا دیتی ہے۔ جس کسی کو ایڈز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(AIDS) لگ جاتی ہے، وہ چند سالوں میں ہی فوت ہوجاتا ہے۔ایڈز،غلط سلط جنسی سرگرمیوں،ہم جنس پرستی اورمنشیات کی وجہ سے پھیلتی ہے۔اور یہ تمام افعال اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرتے ہیں،جس نے جنسی تعلقات کوشادی کے پاک بندھن میں باندھ رکھا ہے۔

بعض لوگ یہ اعتراض کرسکتے ہیں کہ ایڈز (AIDS) صرف گناہ گار لوگوں تک ہی محدودنہیں ہے بلکہ پاکباز افراد میں بھی پھیلی ہوئی ہے۔تو انہیں قرآنِ کریم کا جواب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا عذاب آتا ہے تو وہ صرف گنہگاروں تک ہی محدودنہیں رہتا بلکہ سارے معاشرے کومتاثر کردیتا ہے۔اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے:

﴿وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً، وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ (سورۃ الانفال:۲۵)

”اورتم ایسے فتنہ ووبال سے بچو! کہ جوخاص کرصرف ان ہی لوگوں پرواقع نہ ہوگا جوتم میں سے ان گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں اور یہ جان رکھو کہ اللہ سخت سزادینے والا ہے۔“

وہ مصیبتیں اورآفتیں جوانسان کومتاثرکرتی ہیں۔ایڈزانہی میں سے ایک بیماری ہے۔ آج ہم بہت ساری انوکھی بیماریوں،غیرمتوقع طوفانوں،سیلابوں اورزلزلوں وغیرہ کے بارے میں بہت کچھ سنتے رہتے ہیں جواس وقت دنیا کے مختلف حصّوں میں رونما ہورہے ہیں۔

یہ سزائیں اورتنبیہات کفار کے ظلم کی شکل میں بھی آتی ہیں،جیسے کہ آج دنیا کے بہت سارے ممالک میں مسلمانوں پرظلم ہورہا ہے[۲۲] اوروہ کفار کے جبرواستبداد کی سختیوں سے مغلوب کردیئے

۲۲ فلسطین،افغانستان،ہندوستان (احمد آباد،گجرات،کشمیر) اوردیگرممالک وعلاقوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں۔ ۲۲

یہ ہماری اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کا نتیجہ ہے کہ ہم کفار کی سختیوں اور ظلموں میں گھرے ہوئے ہیں۔اللہ ہمیں ڈرا رہا ہے اور یاد دلا رہا ہے کہ بچنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کے قانون کی خلاف ورزی سے باز رہنا۔اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی حدود کے اندر ہی محدود رکھنا۔قرآن فرمارہا ہے:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ (سورۃ الروم:۴۱)

”خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا۔اس لئے کہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل، اللہ تعالیٰ چکھادے (بہت) ممکن ہے کہ وہ باز آجائیں۔“

ہمیں چاہیئے کہ اِن تنبیہوں پر غور وفکر کریں اور جلد ہی توبہ کریں اور ان سب کاموں سے دور ہو جائیں جو ہماری تباہی کا باعث بن چکی ہیں۔اور ہمیں چاہیئے کہ سچائی کی طرف گامزن ہوں اور اپنے رب کو خوش کریں، اِس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے اور کہیں کسی ایسی سزا میں نہ پھنس جائیں کہ جس سے باہر نکلنا ہمارے لئے مشکل ہو جائے!!!

مصائب ومشکلات میں: صرف اللہ ہی کو پکارنا

جب تکلیفیں اور مصیبتیں آن پڑتی ہیں تو لوگ مدد واعانت کو ڈھونڈتے ہوئے مقبروں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مزاروں کی طرف بھاگتے ہیں۔ہم انہیں نبیوں اور مُردوں سے دعائیں مانگتے ہوئے دیکھتے ہیں۔اللہ ان کے بارے میں فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْامِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ﴾ (سورۃ الاحقاف:۵)

''اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا؟ جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اسکی دعا قبول نہ کرسکیں بلکہ ان کے پکارنے سے محض بے خبر ہیں۔''

اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ انکی یہ حرکت سراسر بیکار وفضول ہے، یہاں نبی کریم ﷺ کی صرف ایک حدیث کا تذکرہ ہی کافی ہے۔اللہ کے نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ ومشکلات اور آزمائشوں میں کس کو مبتلا کیا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْاَ نْبِيَاءُ،ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ يُبْتَلٰى الرَّجُلُ عَلٰى حَسْبِ دِيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ دِيْنُهٗ صُلْباً اِشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ عَلٰى حَسْبِ دِيْنِهٖ،فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَمْشِيْ عَلٰى الْاَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ)) [۲۴]

''لوگوں میں سب سے زیادہ اذیتیں پیغمبروں کو دی گئیں اور پھر دوسرے اچھے لوگوں کو، اور پھر ان سے کم اچھے لوگوں کو۔ ہر کسی کو اسکی اپنی دینی استطاعت کے مطابق اذیتیں دی گئیں۔اگر کسی کا دین پختہ ومضبوط ہے تو پھر اذیتیں بھی سخت ہونگی اور اگر اس کا دین کمزور ہے تو اسکی اذیتیں بھی

[۲۴] ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، دارمی بحوالہ صحیح الجامع ۱/۲۳۱، حدیث ۹۹۳ وصحیح الترغیب ۳/۳۲۹

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہلکی ہوگی۔اسے مصائب ومشکلات میں تب تک مبتلا رکھا جائے گا جب تک
کہ وہ بغیر گناہ کے زمین پر نہ چلنے لگے۔''

یہ بات سمجھانے کے علاوہ کہ پیغمبروں کو سب سے زیادہ اذیتیں دی گئیں اور پھر ان کے بعد والے اچھے لوگوں کو اور پھر ان کے بعد والے اچھے لوگوں کو، یہ حدیث توحید باری تعالیٰ (اللہ کے ایک ہونے) کی بھی دلیل ہے۔کیونکہ اگر کوئی شخص یہ بات سمجھ جائے کہ پیغمبر اور صالح لوگ بھی مصیبتوں میں مبتلا ہوئے اور انہوں نے عام مؤمنوں سے بڑھ کر اذیتیں جھیلیں۔اور انہیں ان مصائب ومشکلات سے اللہ کے سواء کوئی نہ نکال سکا۔تب وہ اچھی طرح یہ بات بھی سمجھ جائے گا کہ یہ سب انبیاء واولیاء جب خود اپنے آپ کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتے ہیں اور نہ ہی وہ اپنے آپ کو کسی نقصان سے بچا سکتے ہیں، تو پھر وہ دوسروں کی مشکلات کو کیسے دور کر سکتے ہیں!! نتیجتاً یہ طے ہو جاتا ہے کہ اپنے دکھوں کو دور کرانے کی غرض سے پیغمبروں اور اولیاء کی طرف رجوع کرنا تو فضول اور اللہ سے ناامیدی والی بات ہے، اس کے برعکس ہر کسی کو صرف اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے کیونکہ صرف وہی ہمیں نقصان سے بچا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا ہے، جن کو دولت، اولاد اور جسمانی صحت چھین کر آزمایا گیا۔ان کے پاس بہت زیادہ جانور، گائے بیل اور فصلیں تھیں۔بہت اولاد اور خوبصورت مکانات تھے۔پھر انہیں آزمائش میں مبتلا کیا گیا، جب وہ اپنی ہر چیز کو کھو چکے تو انہیں انکے جسم کو بیماری لاحق کر کے آزمایا گیا، بالآخر وہ شہر کے کنارے پر اکیلے رہ گئے، انکی ایک بیوی کے علاوہ انکا خیال رکھنے والا کوئی نہ تھا۔لیکن حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ پر بہت زیادہ بھروسہ تھا، انہوں نے صبر سے کام لیا اور صرف اللہ ہی سے مدد کی دعاء کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ قرآنِ کریم میں ہے:

﴿وَاَيُّوْبَ اِذْنَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾

(سورۃ الانبیآء: ۸۳)

''ایوب (علیہ السلام) کی حالت کو یاد کرو جبکہ اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''

انکی دعاء و پکار کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ﴾ (سورۃ الانبیاء: ۸۴)

''تو ہم نے انکی دعاء سن لی اور جو دکھ انہیں تھا، اسے دور کر دیا اور انھیں اہل وعیال عطا فرمائے، بلکہ اپنی خاص مہربانی سے اتنا ہی اور بھی دیا تا کہ سچے بندوں کیلئے یہ باعثِ نصیحت ہو۔''

قرآن صاف بیان کر رہا ہے کہ جو لوگ مر چکے ہیں وہ کسی زندہ کی مدد نہیں کر سکتے۔ لہٰذا جو کوئی مُردوں کو پکارتا ہے، وہ خسارے میں ہے۔ اسکے علاوہ، اللہ کے سواء دوسروں سے دعاء کرنا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ہے، جو کہ سب سے بڑا جرم وگناہ ہے، کیونکہ دعاء بھی ایک عبادت ہے، اور وہ صرف اللہ ہی کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِىْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِىْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾ (سورۃ المؤمن: ۶۰)

''اور تمہارے رب کا فرمان (صادر ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعاء کرو، میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا، یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ عنقریب ذلیل ہوکر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔''

دعاء کے عبادت ہونے کا پتہ نبی ﷺ کی حدیث سے چلتا ہے، چنانچہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ)) [۲۴]

''دعاء عبادت ہے۔''

اور ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَإِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (سورہ یونس: ۱۰۷)

''اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو سوائے اس کے اور کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تم کو کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں، وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے کردے اور وہ بڑی مغفرت، بڑی رحمت والا ہے۔''

اگر بندے اللہ تعالیٰ کی حق تلفی نہیں کرتے ہیں (صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ انہیں اپنے عذاب وسزا سے بچائے گا اور انکے گناہوں کو معاف کردیگا۔ جیسا کہ درجِ ذیل حدیث سے واضح ہوتا ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

---

[۲۴] مسند احمد، الادب المفرد امام بخاری، سنن اربعہ، ابن حبان، مستدرک حاکم بحوالہ صحیح الجامع ۶۴۱/۱، حدیث: ۳۴۰۷ و صحیح ابی داؤد، حدیث: ۱۳۲۹

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((یَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ! هَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰہ عَلٰی عِبَادِہٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ؟قُلْتُ: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ،فَقَالَ:فَاِنَّ حَقَّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَّعْبُدُوْہُ وَلَایُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئاً وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئاً.....)) ۲۵

''اے معاذ! کیا تمہیں پتہ ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ اور بندوں کا اُس (اللہ) پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: ''اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں''۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں اور اس کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ (اگر صرف اسی ہی کی عبادت کرتے ہیں) اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے، تو انہیں عذاب وسزا نہ دے۔''

اللہ کے نبی ﷺ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ نصیحت فرمائی تھی:

((اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظُکَ،اِحْفَظِ اَللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ،اِذَاسَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰہَ،وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَا سْتَعِنْ بِاللّٰہِ،وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّۃَ لَوْ اِجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْکَ بِشَیْئٍ لَمْ یَنْفَعُوْکَ اِلَّابِشَیْئٍ قَدْ کَتَبَہٗ

۲۵ صحیح بخاری ومسلم، ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد، بحوالہ مشکوٰۃ ۱/۱۴، حدیث:۲۴، صحیح الجامع ۲/۱۳۱۹، حدیث ۷۹۶۸

۲۶ ترمذی، القیامہ:۵۹، مسند احمد ۱/۲۹۳، ۳۰۳، ۳۰۷، ابویعلیٰ، مستدرک حاکم، المختارۃ للضیاء، طبرانی، صحیح الجامع ۲/۱۳۱۷، حدیث ۷۹۵۷، مشکوٰۃ ۳/۱۴۵۹، حدیث:۵۳۰۲، ریاض الصالحین ص ۴۲، حدیث ۶۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ لَکَ وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ ،لَمْ یَضُرُّوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیْکَ،رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ)) ۲۶

''اللہ کا حکم مانو،وہ بھی سیدھی راہ دکھلائے گا اور مدد کرے گا۔تم اس کی تابع فرمانی کرو تو تم اسے (اسکی مدد و حفاظت) اپنے ساتھ پاؤ گے،جب تم مانگو،تو صرف اللہ سے مانگو،اور جب تم مدد مانگو،تو صرف اللہ سے مانگو اور یہ بات ذہن نشین کرلو کہ اگر ساری امت (یعنی انسان اور جنّ) مل کر بھی تمہیں کوئی فائدہ پہنچانا چاہیں،تو وہ ہرگز تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے،سوائے اسکے کہ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ رکھا ہے،اور اگر وہ سب مل کر بھی تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہیں تو وہ ہرگز تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے،سوائے اسکے کہ جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ رکھا ہے۔اور قلم کبھی کا اٹھایا جا چکا ہے (اس نے لکھنا بند کردیا ہے) اور تقدیرِ کائنات کے صحیفے سوکھ چکے ہیں۔''

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

((مَا مِنْ اَحَدٍ یَدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا اٰتَاہُ اللّٰہُ مَا سَأَلَ،اَوْکَفَّ عَنْہُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَہُ'[اَوْیَدَّ خِرُلَہُ' مِنْ مِثْلِھَا یَعْنِیْ فِی الْآخِرَۃِ] مَالَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِیْعَۃِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ:اِذاً نُکْثِرُ،قَالَ:اَللّٰہُ اَکْثَرُ)) ۲۷

''کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے جب ایسی کوئی دعاء کرتا ہے کہ جس میں کوئی

۲۷ مسند احمد ۳/۱۸،ترمذی،مستدرک حاکم،مشکوٰۃ ۲/۶۹۳،حدیث:۲۲۳۶،

صحیح الجامع ۲/۹۹۱،حدیث:۵۶۷۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہ نہ ہو اور خون کا کوئی رشتہ منقطع نہ ہوتا ہو، تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک ضرور عطا کر دے گا۔ وہ اس دعاء کو قبول کر لے گا، یا اس کو اجر وثواب بنا کر یومِ آخرت تک بچا کر رکھے گا یا اس کے برابر کی کوئی برائی اس سے دور کر دے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تب تو ہم بہت زیادہ دعاء کیا کریں گے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے پاس تو بہت کچھ ہے۔"

نبی کریم ﷺ کی ایک دوسری حدیث یوں بھی وارد ہے:

((لَا يُغْنِيُ حَزَرٌ مِنْ قَدَرٍ، وَالدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، وَإِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ فَيَتَلَقَّاهُ الدُّعَاءُ، فَيَعْتَلِجَانِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) ۲۸

"کوئی احتیاط اللہ تعالیٰ کے فرمودہ حکم کو نہیں بدل سکتی۔ دعاء فائدہ مند ہے ہر اس چیز میں جو پہلے سے لکھی جا چکی ہے اور جو پہلے سے نہیں لکھی گئی ہے۔ مصیبت نازل ہوگی اور دعاء اس مصیبت سے ٹکرائے گی (جو پہلے سے لکھی گئی ہے، اور اسے روکے گی) یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ سوال وجواب کا دن (قیامت) نہ آجائے۔"

❋❋❋

آزمائش وسزا میں فرق وامتیاز!!

---

۲۸ مستدرک حاکم، صحیح الجامع الصغیر ۱۲۷۹/۲، حدیث: ۷۷۳۹، ترمذی ومسند احمد میں بھی اس مفہوم کی مگر مختصر احادیث حضرت ابن عمر ومعاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں، دیکھیے: مشکوٰۃ ۶۹۳/۲، حدیث: ۲۲۳۴، ۲۲۳۵

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☜ اگر مصیبتیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے نتیجہ میں ہیں، جیسے جہاد میں زخمی ہونا، ہجرت (اللہ کے لئے ہجرت کرنے) کے دوران پیسوں کا گم ہوجانا، اسلام قبول کرنے کی وجہ سے نوکری کا کھو جانا، یا پھر کسی کو سنّتِ رسول ﷺ پر عمل کرنے، جیسے داڑھی رکھنے اور تہبند (پتلون پاجامہ) کے ٹخنوں سے اُوپر رکھنے وغیرہ کا نتیجہ ہوں تو اس طرح کے مصائب ومشکلات ایک آزمائش ہیں۔ اور جو کوئی بھی صبر کے ساتھ ان چیزوں کو برداشت کرتا ہے اسے اجر ملے گا اور جو کوئی اس پر ناراضگی وغصے کا مظاہرہ کرے گا تو وہ اللہ کے غضب وغصّہ کو دعوت دیگا۔

☜ اگر مصیبتیں بدکاریوں کی وجہ سے ہیں، جیسے شراب نوشی اور منشیات کے استعمال سے بیماریوں میں مبتلا ہونا وغیرہ، اس طرح کی مصیبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سزا ہے۔ ہر گناہ کے کام سے بچنے کی کوشش کریں اور اگر کبھی کوئی گناہ ہوجائے تو اللہ کی طرف متوجہ ہوکر توبہ کریں اور جلد اس سے معافی مانگ لیں۔ اگر ایسا نہ کیا تو سمجھ لو کہ آخرت کا عذاب بہت سخت اور ناقابلِ برداشت ہے۔

☜ اگر کوئی مصیبت نہ کسی اچھے کام کا نتیجہ لگتی ہے اور نہ ہی برے کام کا، جیسے کسی قسم کا مرض یا بیماری، بچے کا کھو جانا، کاروبار میں نقصان وغیرہ، اگر ایسا ہے تو آپ کو اپنے کردار کا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ اگر آپ کسی بھی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا ہیں تو یہ مصیبت آپ کے لئے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سزااور برائیوں کوترک کرنے کی یاددھانی ہے،اوراگرایسانہیں ہےتواللہ تعالیٰ نے یہ مصیبت اس لئے نازل فرمائی ہےتاکہ وہ آپ کےصبرکوآزمائے۔

❁❁❁

ہروقت یادرکھو!!!

☆اذیتیں اورآسانیاں تمہارے لئے آزمائش ہیں۔

☆ہراچھی یابری چیز جسے اللہ آپ کے لئے پسند کرتاہے،وہ تمہاری بھلائی کے لئے ہی ہوتی ہے۔

☆جوکچھ آپ کے ساتھ ہواوہ ٹل نہیں سکتا تھااور جوکچھ آپ سے ٹل گیاوہ آپ تک پہنچ نہیں سکتا تھا۔

☆صبرکرنافرض ہے۔

☆انعامات صرف ان کے لئے ہوتے ہیں جواللہ کےفیصلوں پرصبرکریں۔

☆خوف وگھبراہٹ اوربےصبری اللہ کےحکم یافیصلہ کوروک نہیں سکتے۔

☆شِکوہ وشکایت صبرکی ضِد(برعکس)ہے۔

☆صرف اللہ ہی نقصان سے بچاسکتاہےاوروہی آپ کی تکلیفوں کودورکرسکتاہے۔

❁❁❁

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیامیں عیش کوشی کرنے اور تنگدستی میں زندگی گزارنے والوں کی نظر سے، جہنّم کی شدّتوں اور جنّت کی نعمتوں کا اندازہ

اس سلسلہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُؤْتىٰ بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،فَيُصْبَغُ فِيْ النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ:يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ خَيْراً قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ:لَاوَاللّٰهِ! يَارَبِّ.وَيُؤْتىٰ بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْساً فِيْ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِيْ الْجَنَّةِ،فَيُقَالُ لَهٗ:يَاابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ بُؤْساً قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ:لَا،وَاللّٰهِ! يَارَبِّ! مَا مَرَّبِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ)) [۲۹]

''جہنم کے مستحق لوگوں میں سے ایک شخص جو اس دنیا میں خوب عیش وخوشی کی زندگی بسر کر چکا ہوگا، قیامت کے دن اس کو صرف ایک مرتبہ جہنم کی آگ میں ڈبویا جائے گا اور پوچھا جائے گا: اے ابنِ آدم! کیا تم نے کوئی بھلائی پائی؟ کیا تم نے کوئی رحمت حاصل کی؟ وہ کہے گا: اللہ کی قسم! نہیں، اے میرے رب!

[۲۹] صحیح مسلم ۲۱۶۲/۴، حدیث: ۲۸۰۷، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد ۲۵۳/۳، بیہقی ۴۱/۱۰، صحیح الجامع ۱۳۲۶/۲، حدیث: ۷۰۰۰، سلسلہ الاحادیث الصحیحہ ۱۵۵/۳، حدیث ۱۱۶۷

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ایک شخص کو لایا جائے گا جو جنت کا مستحق ہوگا، لیکن وہ اس دنیا میں بہت تنگی میں زندگی گزار کر آیا ہوگا، اس کو صرف ایک لمحہ بھر کیلئے جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اور پوچھا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تم نے دنیا میں کوئی تکلیف اٹھائی؟ یا کوئی تنگی محسوس کی؟ وہ کہے گا: اے اللہ! نہیں میں نے کوئی تکلیف یا رنج ہرگز محسوس نہیں کیا۔"

فہرستِ مصادر وماخذ

نمبر شمار	اسم الکتاب	اسم المؤلف
1	قرآن کریم مع متعدد تراجم	
2	إغاثة اللهفان من مصايدالشيطان Ighathat Al-Lahfan min Masa-edAsh-Shaytan (Saving the weary from the Traps of Shaytan)	امام ابن قیم الجوزیہؒ Imam Ibn Qayyim(rahimahullah)
3	تفسیر ابن کثیر	امام ابن کثیرؒ
4	شرح اربعین امام نوویؒ Explanation of Forty Hadeeth An-Nawwi (R.A)	شیخ ناظم سلطان
5	Informative answers given by	شیخ محمد صالح المنجد حفظ اللہ
6	Fate in Islam	شیخ صالح الصالح
7	Patience and Gratitude by Ibn Qayyim (R.A)	امام ابن قیم الجوزیہؒ=مترجم ناصرالدین الخطاب
8	Sickness Regulations and Exhortations by	محمد الجبالی (Muhammed al-Jibaly.)
9	مختصر تفسیر ابن کثیر	شیخ محمد نسیب الرفاعی
10	صحیح بخاری شریف	

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11	صحیح مسلم	بتحقیق محمد فؤاد عبدالباقی
12	سنن ابوداؤد	
13	سنن ترمذی	
14	سنن نسائی	
15	سلسلة الاحادیث الصحیحہ	شیخ البانیؒ
16	صحیح الجامع الصغیر	شیخ البانیؒ
17	مختار الصحاح	امام رازی
18	صحیح الترغیب والترھیب	شیخ البانیؒ
19	مشکوٰۃ شریف	بتحقیق شیخ البانیؒ
20	ریاض الصالحین	بتحقیق الارناؤوط

فہرستِ مطبوعاتِ توحید پبلیکیشنز

کتاب نمبر	عنوان	مصنف/مترجم
1	بدعات اوران کا تعارف	تالیف/علاّمہ سعید بن عزیز یوسف زئی
2	نمازِ پنجگانہ کی رکعتیں مع نمازِ وتر وتہجد	تالیف/ابوعدنان محمد منیر قمر
3	مختصر مسائل واحکامِ رمضان، روزہ اور زکوٰۃ	تالیف/ابوعدنان محمد منیر قمر
4	مختصر مسائل واحکامِ طہارت ونماز	تالیف/علاّمہ محمد صالح العثیمینؒ ترجمہ/ابوعدنان محمد منیر قمر
5	زیارتِ مدینہ منوّرہ۔احکام وآداب	تالیف/علاّمہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ ترجمہ/ابوعدنان محمد منیر قمر
6	ٹوپی وپگڑی سے یا ننگے سے نماز	تالیف/ابوعدنان محمد منیر قمر
7	جشنِ عیدِ میلادالنبی ﷺ: یومِ وفات پر!!	تالیف/ابوعدنان محمد منیر قمر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8	دنیوی مصائب ومشکلات؛ حقیقت،اسباب،ثمرات	تالیف/:محترمہ شوانہ عبدالعزیز ترجمہ/شاہد ستار تقدیم وتہذیب واضافہ/ابوعدنان محمد منیر قمر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ